UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

**SECOND LANGUAGE URDU** **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **May/June 2007**

**1 hour 45 minutes**

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

*9851110091*

**READ THESE INSTRUCTIONS FIRST**

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **all** questions.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

**مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔**

اگر آپ کو جواب لکھنے کی کاپی ملے تو اس پر دے گئے ہدایتوں پر عمل کریں۔
تمام پرچوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔
صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔
سٹیپل، گوند، ٹپ ایکس، وغیرہ کا استعمال منع ہے۔
لغت (ڈکشنیری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔
اپنے جوابات اردو میں تحریر کریں۔
اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]
آپ کا ہر جواب دی گئی حدود کے اندر ہونا چاہیئے۔
اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیوں کا استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کریں۔

This document consists of **9** printed pages and **3** blank pages.

SP (SLM/TL) T31928/4
© UCLES 2007

UNIVERSITY of CAMBRIDGE International Examinations

**PART 1: Language Usage**

**Vocabulary**

نیچے دیے ہوئے الفاظ سے اردو میں مکمل جملے بنائیں۔

1 تین جملے اس طرح بنائیں، جن سے نیچے دیے ہوئے الفاظ کے معنوں میں فرق واضح ہو جائے۔

۔ کان کھانا۔ کان بھرنا ۔ کان پر جوں نہ رینگنا ۔ [3]

2 دو جملے اس طرح بنائیں، جن سے نیچے دیے ہوئے الفاظ کے معنوں میں فرق واضح ہو جائے۔

۔ منہ میں پانی بھر آنا ۔ منہ چُھپانا ۔ [2]

**Sentence Transformation**

نیچے دیے ہوئے جملوں کو فعلِ مستقبل (Future Tense) میں تبدیل کریں۔

اپنے جواب Answer Sheet پر لکھیے۔

مثال: میں جمعے کے روز بازار گئی تھی۔

میں جمعے کے روز بازار جاؤں گی۔

3 اس سرکس کمپنی کا تماشہ دیکھنے والا ہے۔

[1]........................................................................................................................................

4 میں رات گئے تک کام کرتا رہا۔

[1]........................................................................................................................................

5 میں نے گھڑی میز پر رکھ دی ہے۔

[1]........................................................................................................................................

6 خالہ جان ہمارے گھر کل آئیں تھیں۔

[1]........................................................................................................................................

7 ملک کو مستحکم بنانے میں بہت دیر لگتی ہے۔

[1]........................................................................................................................................

© UCLES 2007

**Cloze Passage**

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیے گئے ہیں۔
سوال نمبر 8 سے 12 تک ہر ایک خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر **Answer Sheet** میں ترتیب سے لکھیے۔

مچھر ایک ایسا ___8___ کیڑا ہے جس سے انسان تو کیا جانور بھی ___9___ نہیں۔ یہ گندگی سے پیدا ہوتا ہے اور گندگی میں ہی پلتا ہے۔ نمرود جیسے ___10___ اور مغرور شہنشاہ کو ہلاک کرنے والا یہی حقیر ___11___ تھا۔ یہ نمرود کی ناک میں گھُس کر اُس کے دماغ تک جا پہنچا تھا اور مسلسل اذیت کا باعث تھا۔ آخر یہی ___12___ نمرود کی جان لینے کا سبب بنی۔

| |
|---|
| ۔ تباہی ۔ خودسر ۔ تعداد ۔ اضافہ ۔ کیڑا ۔ مقابلہ ۔ موذی ۔ |
| ۔ صحت ۔ ہمیشہ ۔ تکلیف ۔ مستقل ۔ محفوظ ۔ راحت ۔ دعا ۔ |

[5]

© UCLES 2007

**PART 2: Summary**

نیچے دی گئی عبارت کو پڑھیے اور دیے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ لکھیں۔

برِصغیر ہند و پاک کے علاقوں میں مرچ کثرت سے استعمال کی جاتی ہے۔ اس کی 90 اقسام ہیں۔ یہ مختلف شکلوں میں دستیاب ہے موٹی، لمبی یا گول طرز کی۔ اس کی تیزی بھی قسموں کے لحاظ سے کم یا زیادہ ہوتی ہے۔ چھوٹی مرچ زیادہ تیز تاثیر رکھتی ہے۔ پاکستان کے علاقے تھرپاکر میں اس کی کاشت ہوتی ہے۔ اس کی تمام اقسام امریکہ میں پائی جاتی ہیں۔ وہاں کے اصل باشندے مرچ کو اپنے کھانے میں حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے پانچ ہزار سال پہلے سے استعمال کر رہے ہیں۔ 1611ء میں پرتگیزوں نے اسے جنوبی امریکہ سے ہندوستان میں متعارف کرایا۔

اس کے بغیر ذائقے دار لذیذ کھانوں کا تصوّر بھی ناممکن ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شاہ جہان کے عہد میں جمنا سے نہر نکال کر جب دہلی لائی گئی تو اسے شہریوں کی صحت کے لیے نقصان دہ قرار دیا گیا اور یہ مشورہ دیا گیا کہ کھانے میں سُرخ مرچ کا استعمال زیادہ کر دیا جائے تاکہ نزلہ زکام بہہ کر ریشہ خارج ہوجائے۔ چین اور جنوبی امریکہ میں اس کا استعمال عام ہے۔ یہاں کے لوگوں کے پھیپھڑے مرچ کا استعمال نہ کرنے والے لوگوں کی بہ نسبت صاف رہتے ہیں۔ یہ دورانِ خون کو بڑھاتی ہے جس سے پسینہ آتا ہے اور گرم ملکوں میں یہ گرمی کا اثر کم کرتی ہے۔ اس سے موٹاپا بھی کم ہوتا ہے۔ سردیوں میں بھی نزلے زکام سے نجات پانے کے لیے دہلی کے رہنے والے تیز مرچوں والی نہاری کھاتے ہیں۔

سُنا گیا ہے کہ درد یا چوٹ کے مقام پر (زخم پر نہیں!) سُرخ مرچ کا لیپ کرکے سینکنے سے اس کا درد کم ہوجاتا ہے۔ جلن تو ہوتی ہے لیکن درد کی ٹیسیں کم ہوجاتی ہیں۔ مغربی ممالک میں زیادہ تر کالی مرچ کا استعمال ہوتا ہے۔ اکثریت سُرخ مرچ استعمال کرنے سے پرہیز کرتی ہے۔ ان کے خیال میں اس کا استعمال معدے کا السر پیدا کرتا ہے اور یہ بواسیر کا باعث بھی بنتی ہے۔

اوپر دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشاروں کی مدد سے تقریباً سو الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہے، اپنے الفاظ میں لکھیے ۔

**13** **(i)** اقسام ۔

**(ii)** آغاز ۔

**(iii)** ہندوستان میں استعمال ۔

**(iv)** علاج ۔

**(v)** مغربی نقطہءنظر ۔

[10]

**PART 3: Comprehension**

## Passage A

درج ذیل عبارت کو پڑھیں اور پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

طے شدہ شادیوں کی ریت ابھی تک چلی آرہی ہے جس میں خاندان کے لوگ لڑکی یا لڑکے کا انتخاب کرتے ہیں۔ مغربی ممالک میں یہ شاید عجیب بات سمجھی جائے لیکن انڈیا میں اسے بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ شادی زندگی کا ایک بہت اہم فیصلہ ہے، اس لیے اس کے لیے بہت پلاننگ اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر اس لیے بھی کہ بیشتر ہندو طلاق پر یقین نہیں رکھتے۔ ایک نوجوان لڑکے یا لڑکی کے لیے زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ خود کرنا مشکل سمجھا جاتا ہے اس لیے گھر والے ایک مناسب ساتھی کی تلاش کرتے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ دونوں کی تعلیم، تہذیب، کھانے پینے اور مذہب وغیرہ میں ہم آہنگی ہو اور یہ کہ دونوں کے والدین بھی نزدیک ہی رہائش رکھتے ہوں۔

لڑکے کے بارے میں کافی چھان بین کی جاتی ہے، مثلاً کیا وہ بیوی کا خرچہ اُٹھا سکتا ہے، کیا وہ اچھا شوہر اور باپ بننے کی صلاحیت رکھتا ہے، کیا وہ بیوی کو علیحدہ رکھے گا یا کہ فیملی کے ساتھ؟ اگر فیملی میں رہنا ہو تو کیا گھر کی خواتین کی دیکھ بھال صحیح چل رہی ہے؟ کیا گھر ضرورت کے مطابق ہے؟ سب سے اہم یہ کہ خاندان کی عزت باہر کے لوگوں کی نظروں میں کیسی ہے؟

لڑکی کے بھی طور طریقے اور سلیقے کے بارے میں پوچھ گچھ کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تصاویر کا انتظام کیا جاتا ہے۔ پسند آنے پر والدین سے بچوں کی ملاقات کرواتے ہیں۔ زمانہ چونکہ اب بدل رہا ہے اس لیے اب کافی گھرانے لڑکے لڑکی کی ملاقاتیں کراتے ہیں۔ عام طور پر یہ گھر والوں کی نگرانی میں ہوتی ہیں۔

افسوس کہ ابھی بھی کچھ زبردستی کی شادیاں جاری ہیں اور ایسی بھی جن میں کمسن لڑکیوں کو بوڑھوں سے بیاہ دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے یا ہونے میں ابھی بھی جہیز جیسی لعنت کا بڑا عمل دخل ہے۔ جہیز لڑکی والے دیتے ہیں یا اُن سے مانگا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بُرے وقت کی ضمانت ہے۔ لڑکیوں کے والدین تاعمر بچیوں کے لیے پیسے اکٹھے کرتے رہتے ہیں تاکہ ان کی بیٹی کو سسرال میں تنگی نہ ہو یا طعنے نہ سُننے پڑیں۔ لڑکے والے اسے اپنا حق سمجھ کر لیتے ہیں۔ یہ لعنت کچھ حد تک کم ہو چکی ہے لیکن ابھی بھی بڑے پیمانے پر اس کا لین دین جاری ہے۔

© UCLES 2007

اب مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

14 بڑوں کی رائے کیوں ضروری سمجھی جاتی ہے؟ [2]

15 کن باتوں میں ہم آہنگی تلاش کی جاتی ہے؟ [2]

16 والدین کس قسم کا داماد پسند کرتے ہیں؟ [3]

17 جہیز کو لعنت کیوں قرار دیا گیا ہے؟ [3]

18 زبردستی اور طے شدہ شادیوں میں کیا فرق ہے؟ [2]

19 آپ کی رائے میں لڑکے اور لڑکی کی ملاقاتیں ضروری ہیں یا نہیں؟
مناسب وجوہات بیان کریں۔ [3]

© UCLES 2007

**Passage B**

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

اہرامِ مصر کا شمار دنیا کے مشہورترین اور حیران کن عجائبات میں ہوتا ہے۔ یہ اہرام دراصل مصری بادشاہوں، شہزادے اور شہزادیوں کے مقبرے ہیں۔ یہ مثلث کی شکل میں نیچے سے چوڑے اور اوپر بتدریج پتلے ہوتے ہوئے ایک چوٹی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ نیچے سے چوڑائی زیادہ ہونے کی ضرورت اس لیے تھی کہ مرنے والے بادشاہ اور ملکہ کا ساز و سامان، ہیرے جواہرات اور سونے چاندی کے زیورات اس کے آس پاس رہیں تاکہ دوبارہ جنم لینے پر اُسے کسی چیز کی کمی محسوس نہ ہو اور ضرورت کی ہر چیز اُس کے پاس ہو۔ اُوپر سے پتلا رکھنے کی یہ وجہ تھی کہ زندہ ہونے کے بعد اہرام کی بلند چوٹی کے ذریعہ سورج دیوتا تک بہ آسانی پہنچ سکے۔

مصری سورج اور بادشاہ دونوں کو دیوتا مان کر اُن کی پوجا کرتے تھے اور اُن کا عقیدہ تھا کہ جس طرح سورج روز ڈوبتا اور اُبھرتا ہے اُسی طرح بادشاہ جو دیوتا کے انسانی روپ ہیں مر کر زندہ ہوجاتے ہیں۔ یہی عقیدہ اہرامِ مصر کی بنیاد بنا۔ چونکہ سورج مغرب میں ڈوبتا تھا اسی لیے سارے اہرامِ مصر دریائے نیل کے مغربی کنارے پر تعمیر کیے گئے۔

افسوس کہ سونے چاندی اور ہیرے جواہرات کی تلاش میں دنیا بھر کی اقوام نے اہرام کی کھدائیاں کیں اور انہیں ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔ سونے چاندی ہیرے جواہرات کے ساتھ بادشاہوں کی لاشیں بھی غائب کر دی گئیں۔

مصری نہ صرف فنِ تعمیر میں ماہر تھے بلکہ جسم کو ابدی طور پر محفوظ کرنے میں بھی کمال رکھتے تھے۔ لاش کے اُن حصوں کو جن کے گلنے سڑنے کا خدشہ ہو جیسے دل، دماغ، آنتیں وغیرہ نکال کر اُن جگہوں کو مخصوص مصالحے سے بھرا جاتا تھا۔ پھر جسم کے ہر عضو پر قیمتی اور نایاب کپڑوں کی پٹیاں لپیٹ دی جاتی تھیں۔ بعد از اں ان مصالحے شدہ جسموں کو قیمتی تابوتوں میں بند کر کے ان کو اہرام کے شاہی ایوانوں میں رکھ دیا جاتا تھا۔ اور اندر پہنچنے کے راستے کو بھاری سِلوں سے اِس طرح بند کر دیا جاتا تھا کہ راستے کا نام و نشان باقی نہ رہے۔

اب مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

20 اہرامِ مصر کیا ہیں اور کس لیے بنائے گئے ہیں؟ [3]

21 اہرامِ مصر کو مخصوص شکل دینے کی کیا وجہ تھی؟ [2]

22 اہرامِ مصر کی بنیاد کا مذہبی عقیدے سے کیا تعلق تھا؟ [3]

23 اہرامِ مصر کو کیسے نقصان پہنچا؟ [2]

24 لاشوں کو محفوظ کرنے کے لیے مصری کیا طریقہ استعمال کرتے تھے؟ [3]

25 اہرام کے اندر داخل ہونے کا راستہ بند کرنے کا کیا سبب تھا؟ [2]

© UCLES 2007

BLANK PAGE

**BLANK PAGE**

**BLANK PAGE**

*Copyright Acknowledgements:*

Part 2 Summary © Rasheed Akhtar Nadvi; *Shumaalee Pakistan*; Sang-e-Meel.
Part 3 Passage A © Saat Ajoobe; *Seven Wonders*; Ferozsons.

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.